

مدیر کے نام

حافظ محمد لقمان، راجن پور

’پاکستان کی معاشی ترقی اور خوش حالی‘ (جون ۲۰۰۶ء) پاکستان کی معاشی بد حالی پر بے لاگ تبصرہ ہے۔ ’تحریک اور رکنت‘ سے تحریک اسلامی کی فکر اس کے تصورات، اہداف اور رکنت کے اہم تقاضوں کی اچھی تذکیر ہوئی اور بجا توجہ دلائی گئی کہ اس راہ میں اصل قوت داعیانہ اضطراب اور بے چینی ہے۔ ’مجلس عمل کی پارلیمانی جدوجہد کے چار سال‘ میں پارلیمانی جدوجہد کا اچھے انداز سے احاطہ کیا گیا ہے۔

شفیق الرحمن انجم، قصور

’امریکا: اسرائیل نواز لابی کی گرفت میں‘ (جون ۲۰۰۶ء) اپنی نوعیت کی منفرد رپورٹ اور اہم ترین موضوع ہے جس پر اظہر وقار عظیم نے قلم اٹھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب امریکا میں بھی یہ تشویش بڑھتی جا رہی ہے کہ اسرائیل نے امریکا کو برغال بنایا ہوا ہے۔ صہیونیت کے مذموم عزائم اب ڈھکے چھپے نہیں رہے اور ان کے خلاف آواز تواتا ہو رہی ہے۔

اظہر کمال بلوچ، اسلام آباد

’تہذیبوں کا تصادم، حقیقت یا واہمہ؟‘ (مئی ۲۰۰۶ء) میں آپ نے جو منظر نامہ پیش فرمایا، واقعتاً وہ ہمارا آنے والا کل ہے۔ اس کے لیے بھرپور تیاری کی ضرورت ہے۔ سیاسی میدان کی جزوی جدوجہد کے ساتھ ساتھ اجتماعی و انفرادی سطح پر زندگیوں میں ’اللہ کا رنگ‘ بھرنے کی اشد ضرورت ہے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا، انفارمیشن ٹکنالوجی اور علم کا ہر جدید میدان خصوصی توجہ کا مستقاضی ہے۔

شمس العارفین، سیالکوٹ

’تہذیبوں کا تصادم، حقیقت یا واہمہ؟‘ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مارچ کے اشارات شیطانی کارٹون: تہذیبی کروسڈ کا زہریلا ہتھیار، کوسا منے رکھیں تو اس مضمون کی افادیت دو چند ہو جاتی ہے۔ بحیثیت مجموعی تجزیے سے اختلاف مشکل ہے، تاہم اتنا عرض کرنے کی جسارت کروں گا کہ یہ بعد از وقت مشورہ ہے۔ اس لیے کہ یہ جنگ مغربی و امریکی ساہوکاروں نے تہذیبوں کی جنگ بنا دی ہے اور امت اب اس جنگ میں ایک فریق کی حیثیت رکھتی ہے۔ جنگ کا آخری معرکہ ’مغرب اور اسلام کے درمیان‘ ناگزیر ہے۔ ہمیں اس وقت کے لیے اپنی قوتوں کو مجتمع کرنا